اُردو ہے جس کا نام

سالانہ خبرنامہ

شعبۂ اُردو شمارہ 3

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

• تزئین واہتمامِ اشاعت: پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران

جولائی 2015ء جون 2016ء

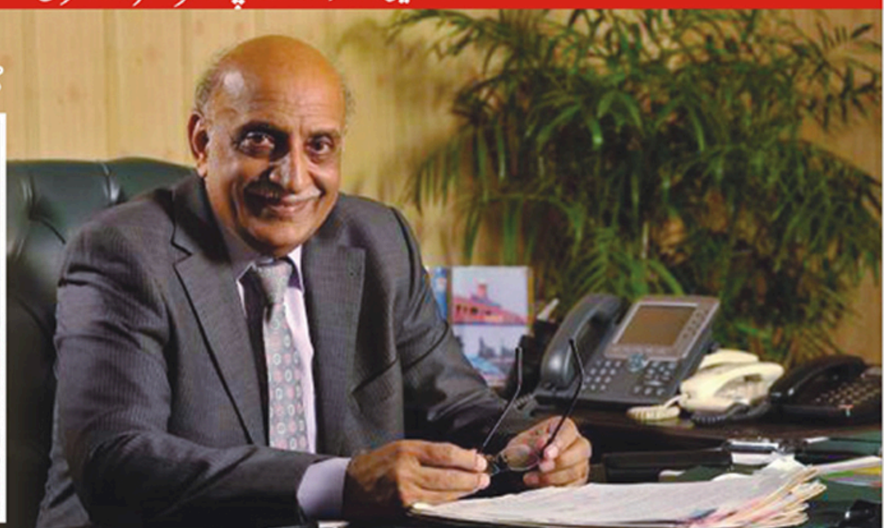

پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران

صدر شعبۂ اردو

پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

پرنسپل/ڈین کلیہ علوم شرقیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کا دورہِ برطانیہ

۲۲ جولائی تا ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے امپیریل کالج لندن، برطانیہ میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستان کی نمایندگی کا اعزاز حاصل کیا۔فنونِ لطیفہ اور معاشرے کے حوالے سے منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں دنیا بھر سے تین سو سے زاید مندوبین نے شرکت کی۔ ڈاکٹر محمد کامران، کانفرنس میں پاکستان سے شریک ہونے والے واحد اسکالر تھے۔انھوں نے انٹرنیٹ اور عالم گیریت کے اس دور میں شاعری اور مصوری کے تعلق پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے غالب، اقبال اور فیض احمد فیض کی شاعری کے حوالے سے عبدالرحمن چغتائی اور صادقین کے فن پاروں پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے منتظمین اور شرکاء نے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے مقالے کو دل چسپ، بامعنی اور فکر انگریز قرار دیا۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے صدرِ شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کو امپیریل کالج لندن جیسے تاریخی ادارے میں پنجاب یونیورسٹی اور پاکستان کی کامیاب نمایندگی پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ طلبہ و طالبات اور ملازمین کی کوششوں کے باعث ہی پنجاب یونیورسٹی کو پاکستان کی بہترین یونیورسٹی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور اسے بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

شاعرہ صائمہ کامران کے شعری مجموعے ''پانچواں موسم'' کی تقریب پذیرائی

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی جانب حلقہ ارباب ذوق برطانیہ کیلئے اعزازی شیلڈ

مانچسٹر (جنگ نیوز) پاکستانی شاعرہ صائمہ کامران کے تازہ شعری مجموعے ''پانچواں موسم'' کی تقریب پذیرائی 27 جولائی کو قونصلیٹ جنرل آف پاکستان میں سرانجام پائی۔ اس موقع پر اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں شعبہء اردو کے صدر پروفیسر محمد کامران نے مانچسٹر یونیورسٹی میں اردو ادب کے لیکچرار شیراز علی اور حلقہ ارباب ذوق برطانیہ کے چیئرپرسن محمد انور کو برطانیہ میں اردو ادب کے فروغ کیلئے کاوشوں پر اعزازی شیلڈز پیش کیں۔ اس ضمن میں پروفیسر کامران نے انگلستان میں ادبی انجمنوں کی کوششوں کو بیحد سراہا ہے۔ مانچسٹر میں پاکستان قونصلیٹ کے ویلفیئر اتاشی ساجد محمود قاضی اور علم و ادب فورم (یو کے) کے صدر زاہد ظفر نے اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے بیرون ملک مقیم پاکستانی ادیبوں اور ادبی انجمنوں کی اس پذیرائی پر نہایت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ تقریب میں سامعین کے علاوہ جن شعرا اور ادیبوں نے شرکت کی، ان میں باصر کاظمی، ماجد نجمی، نغمانہ کنول شیخ، ڈاکٹر نعیم اشرف قریشی، انوار احمد، مخدوم امجد شاہ، پاملیہ اشرف، عالم چنوار، ڈاکٹر محمد یونس پرواز، سعید شیخ، امتیاز شیخ، لیاقت علی عبد، و دیگر نے شرکت کی۔

تین روزہ سمپوزیم

۱۲ اکتوبر تا ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۵ء

استنبول یونیورسٹی، ترکی میں اردو تدریس کے 100 سال

پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے چار اساتذہ نے استنبول یونیورسٹی ترکی میں اردو کی تدریس کی صدی مکمل ہونے پر بین الاقوامی سمپوزیم میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز حاصل کیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرنگ، پرنسپل اورینٹل کالج اور صدر شعبہ پنجابی پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران صدر شعبۂ اردو، ڈاکٹر ضیاء الحسن ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ اردو اور ڈاکٹر ناصر عباس نیر اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو نے استنبول یونیورسٹی ترکی کے تین روزہ بین الاقوامی سمپوزیم میں اپنے مقالات پیش کیے اور ایک ایک سیشن کی صدارت بھی کی۔ صدر شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے سمپوزیم کے منتظمین کو استنبول یونیورسٹی میں اردو کی تدریس کے سو سال مکمل ہونے پر پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کی طرف سے تہنیتی پیغام پہنچایا۔

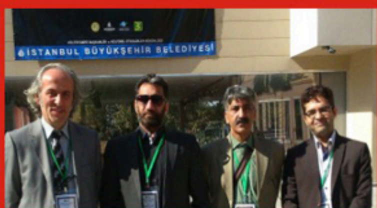

اس موقع پر شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف سے صدر شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور ڈین کلیۂ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد نے ترکی میں پاکستان کے سفیر، استنبول یونیورسٹی کے چانسلر اور سمپوزیم کے منتظمین کو ترکی میں اردو کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں کے اعتراف کے طور پر خصوصی ایوارڈ بھی پیش کیے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے استنبول یونیورسٹی کے سمپوزیم میں شریک ہونے والے اساتذہ کو مبارک باد پیش کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ پنجاب یونیورسٹی، قومی زبان اردو کے فروغ کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔

اوساکا یونیورسٹی کے طلبہ کا اورینٹل کالج کا دورہ

شعبۂ اردو، اوساکا یونیورسٹی، جاپان کے صدر نشین پروفیسر سویاما نے اور طلبہ و طالبات نے شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کا دورہ کیا۔

صدر شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے مہمانوں کا استقبال کیا اور انھیں شعبہ اردو کے علمی منصوبوں سے آگاہ کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے پروفیسر سویاما نے کو شعبہ اردو کی مطبوعات کا ایک سیٹ بھی بطور تحفہ پیش کیا۔ انھوں نے بتایا کہ شعبہ اردو کے تعمیر و ترقی کے منصوبے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کے تعلیمی ویژن کی عکاسی کرتے ہیں۔

اس موقع پر شعبہ اردو، اوساکا یونیورسٹی کے صدر نشین پروفیسر سویاما نے ، نے صدر شعبہ اردو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی اس خطے کی قدیم اور عظیم یونیورسٹی ہے اور شعبہ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی کا شمار دنیا کے بہترین شعبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ انھیں اور ان کے طالب علموں کو لاہور کی ثقافتی اور علمی زندگی نے بہت متاثر کیا ہے۔

اس موقع پر صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی اور شعبہ اردو، اوساکا یونیورسٹی کے مابین مشترکہ علمی منصوبوں کی تیاری اور علمی تعاون بڑھانے کے حوالے سے متعدد تجاویز پیش کیں جنھیں پروفیسر سویاما نے نے سراہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ اوساکا سے بہت طالب علم مستقبل قریب میں اردو سیکھنے کے لیے پنجاب یونیورسٹی آئیں گے۔

اقبال ہر صدی کا شاعر ہے

پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی

شعبہ اُردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں ٹورنٹو، کینیڈا میں مقیم معروف، محقق، نقاد، شاعر اور دانشور پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اکیسویں صدی میں فکرِ اقبال کی معنویت و افادیت کے موضوع پر توسیع لیکچر دیا۔ تقریب کی صدارت معروف شاعر، نقاد، ڈراما نگار اور کالم نگار جناب امجد اسلام امجد نے کی۔ صدر شعبہ اردو نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ فکر اقبال کو عصر حاضر کی روشنی میں سمجھا جائے تاکہ نئی نسل کو اندازہ ہو کہ علامہ اقبال کی شاعری کتنا عظیم اثاثہ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اقبال ایک آفاقی شاعر ہیں جو ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا شعور رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال کے فارسی اور اردو کلام کے ساتھ ساتھ ان کی خطبات بھی مینارہ نور ہیں۔ تقریب کے صدر جناب امجد اسلام امجد نے ایک کامیاب تقریب کے انعقاد پر صدر شعبہ اُردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے علاوہ شعبہ اردو کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر تقی عابدی ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں اور وہ دنیا بھر میں اردو ادب خاص طور پر اقبالیات کے فروغ کے لیے مصروف عمل ہیں۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ضیاء الحسن نے ادا کیے اور تقریب کے اختتام پر تمام معزز مہمانوں کی آمد پر شکریہ بھی ادا کیا۔

پروفیسر جیلانی کامران کی یاد میں سیمینار

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں جدید اردو نظم کے معتبر شاعر، نقاد اور ماہرِ تعلیم پروفیسر جیلانی کامران کی یاد میں ایک خصوصی سیمینار منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت چیئرمین شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ انجمنِ اردو، شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی کے نگران ڈاکٹر ضیاء الحسن نے پروفیسر جیلانی کامران کی علمی و ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ آزاد نظم کے اہم ترین شعراء میں شمار ہوتے تھے جن کی نظموں میں فنی خوبصورتیوں کے ساتھ ساتھ فکری گہرائیاں بھی ملتی ہیں، انھوں نے پروفیسر جیلانی کامران کی منتخب نظمیں تحت اللفظ پیش کیں۔ معروف شاعر اظہر غوری نے اپنے خطاب میں پروفیسر جیلانی کامران کی نظموں کو آفاقی طرزِ احساس کا حامل قرار دیا۔ پروفیسر جیلانی کامران کے فرزند پروفیسر ایثار کامران جو پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ آرکیٹکچر میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، پروفیسر جیلانی کامران کی حیات اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ کتاب دوست شخصیت تھے اور انھیں فخر ہے کہ وہ اتنی بڑی علمی و ادبی شخصیت کے فرزند ہیں۔

ڈاکٹر ابرار احمد نے پروفیسر جیلانی کامران کی آزاد نظموں کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہ معاصر ادبی منظرنامے میں انفرادیت کی ایک دلکش مثال ہیں، ان کی مختصر اور طویل نظموں میں غیر معمولی گہرائی پائی جاتی ہے مگر بدقسمتی سے ان کے فکر و فن کی تفہیم کے لیے کوئی بڑا کام سامنے نہیں آیا، انھوں نے شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی کو پروفیسر جیلانی کامران کے حوالے سے سیمینار منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر معروف شاعر، نقاد اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے پروفیسر جیلانی کامران کو علامہ اقبال کے فکری نظام کی توسیع قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ لاہور کے علمی و ادبی منظرنامے کی تشکیل میں جن شخصیات کا نمایاں کردار ہے، ان میں پروفیسر جیلانی کامران بھی شامل ہیں۔ تقریب کے اختتام پر وفیسر ڈاکٹر محمد کامران، چیئرمین شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی نے مقررین اور حاضرین خاص طور پر انجمن اردو کے اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر جیلانی کامران جیسی ہشت پہلو شخصیات، عطیۂ خداوندی ہوتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جیلانی کامران کی طویل نظم ''باغِ دنیا'' میں فکر و فن کے حوالے سے اتنی گہرائیاں اور وسعتیں ہیں کہ اسے عالمی معیار کی نظموں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج کے سیمینار میں جیلانی کامران کی نظموں پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ بہت جلد ایک اور ادبی نشست میں ان کی ادبی تنقید کے متنوع پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران ایک کتاب دوست اور ادب دوست شخصیت ہیں، ان کے علمی و فکری تصور کی روشنی میں مختلف موضوعات پر سیمینار منعقد کرائے جا رہے ہیں۔

سیمینار بیادِ پروفیسر احمد علی

پروفیسر احمد علی کا شمار اردو ادب میں ترقی پسند تحریک کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ 'انگارے' سے شہرت کا سفر شروع کرنے والے احمد علی کی تخلیقی صلاحیتوں نے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں اپنے اظہار کی راہ پائی۔ وہ معروف افسانہ نگار، ناول نگار، شاعر، ڈراما نگار، مورخ، نقاد، مترجم، ماہرِ تعلیم، ماہرِ نشریات، سفارت کار، صحافی اور دانش ور تھے۔ اردو میں اُن کے افسانوں کے مجموعے 'شعلے'، 'ہماری گلی' اور 'قید خانہ' کے علاوہ انگریزی میں اُن کا ناول 'Twilight in Delhi' کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

اردو ادب میں اس نابغہ ادیب کی بائیسویں برسی کے موقع پر شعبہ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں معروف بزرگ ادیب انتظار حسین کی زیرِ صدارت ایک خصوصی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ مقررین میں صدرِ شعبۂ اردو اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، سابق سفیر سید عظمت حسن اور توحید احمد، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، خورشید عالم اور ڈاکٹر امجد طفیل کے علاوہ پروفیسر احمد علی کے قریبی عزیز ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل سیف الدین بھی شامل تھے۔

تلاوتِ قرآن پاک اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے اپنی تعارفی گفتگو میں پروفیسر احمد علی کی سوانح حیات کی چند پرتیں کھولتے ہوئے ان کی زندگی اور کارناموں پر مختصر مگر جامع انداز میں روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر امجد طفیل کی گفتگو کا مرکزی نقطہ احمد علی کی فکشن نگاری تھا۔ انھوں نے احمد علی کے فن کے نفسیاتی پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فکشن میں احمد علی نے بہت نام کمایا۔ انھوں نے وہ لکھا جو ان کی ذات کے اندر موجود تھا۔ یہ تمام چیزیں اُن کے افسانوں کے مجموعے 'شعلے' اور 'ہماری گلی' سے منعکس تھیں۔ بطور افسانہ نگار وہ جدید رجحانات کے قائل تھے۔

ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل سیف الدین کے مطابق احمد علی عام آدمی کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ انھوں نے کبھی اپنے گھر والوں سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔ وہ ایک صاحب کردار شخص تھے جن کا اوڑھنا بچھونا کتابیں تھیں۔

شعبۂ انگریزی پنجاب یونیورسٹی کے استاد خورشید عالم نے پروفیسر احمد علی کے انگریزی ناول

'Twilight in Delhi' کا خوبصورت تجزیہ پیش کیا۔ ان کے مطابق احمد علی کا یہ ناول ایک شاہ کار کا درجہ رکھتا ہے جسے برصغیر کے نوآبادیاتی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ خورشید عالم نے اس ناول کی ۱۹۹۳ء کی اشاعت کے حوالے سے بتایا کہ اس کا تعارف احمد علی نے خود لکھا ہے جس میں انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی دو شناختیں بتائی ہیں۔ ایک شناخت یہاں کی مقامی تہذیب سے جڑی ہے جس کی جڑیں ہزاروں سال قدیم ہیں جب کہ دوسری شناخت ۷۱۲ء سے شروع ہوتی ہے جب مسلمانوں نے ہندوستان کی سرزمین پر پہلا قدم رکھا۔

ڈاکٹر سعادت سعید نے احمد علی کے ترجمہ قرآن کے حوالے سے بات کی۔ احمد علی ابتداً ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے جو مذہب سے بے زاری کی علم بردار تھی۔ لیکن جب احمد علی ترقی پسند تحریک سے علیحدہ ہوئے تو اُن کا رجحان مذہب کی طرف بھی ہو گیا جس کا نتیجہ قرآن پاک کے انگریزی ترجمے کی صورت میں ظاہر ہوا۔

سید عظمت حسن اور توحید احمد نے احمد علی کی سفارتی اور ادبی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی شخصیت کے خدوخال اجاگر کیے۔ توحید احمد نے بتایا کہ وہ آج کل احمد علی کے ناول 'Rats and Diplomats' کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں۔

صدرِ شعبۂ اردو، اورینٹل کالج پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے پی ایچ-ڈی کے مقالے کا موضوع احمد علی کی شخصیت اور فن تھا۔ ڈاکٹر محمد کامران نے اپنے مخصوص شگفتہ انداز میں احمد علی سے اپنی پہلی ملاقات کی یاد تازہ کرتے ہوئے اُن کے فن پر بھی گفتگو کی اور ای ایم فوسٹر اور احمد علی کے تعلق کی وضاحت بھی کی۔ اُن کے مطابق احمد علی کو مذہب سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی لیکن عمر کے آخری حصے میں انھوں نے قرآن کا ترجمہ کیا۔

صدرِ مجلس انتظار حسین نے احمد علی کے فن پر روشنی ڈالتے ہوئے اُن کی تحریروں میں موجود دہلی کی تہذیب کا خصوصی طور پر ذکر کیا کہ احمد علی کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے اپنی تحریروں خاص طور پر 'ہماری گلی' اور چند دوسرے افسانوں میں دہلی کے اُس طبقے کی زبان کے نمونے پیش کیے ہیں جسے کرخندار کہتے ہیں۔ یہ نمونے کسی اور فکشن رائٹر کے ہاں نہیں ملتے۔ کیوں کہ دیگر افسانہ نگاروں نے عموماً! دہلی کے اشرافیہ کی زبان لکھی ہے۔

نظامت کے فرائض ایم-اے اردو سالِ دوّم کے طالب علم مشتاق احمد اور طالبہ مقدس بی بی نے سرانجام دیے۔ سیمینار میں شعبۂ اردو کے اساتذہ کے علاوہ طلبہ و طالبات کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

شاعری، آگہی کا سفر ہے

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اردو دنیا کا سب سے اہم مرکز ہے

مقصود الٰہی شیخ

برطانیہ میں مقیم معروف افسانہ نگار، صحافی اور دانشور ڈاکٹر مقصود الٰہی شیخ نے شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور میں ایم-فل اور پی ایچ-ڈی کے طلبہ و طالبات کو ''برطانیہ میں اردو ادب'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر دیا۔ انھوں نے اردو کے نفاذ کے عدالتی فیصلے کو خوش آیند قرار دیتے ہوئے اردو کے فروغ کے لیے اجتماعی کوششوں پر زور دیا۔ انھوں نے شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی کو اردو دنیا کا سب سے بڑا اور اہم مرکز قرار دیا۔ اس موقع پر صدرِ شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شعبۂ اردو، دنیا بھر میں اردو کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے تحقیق و تنقید اور تخلیق کے ضمن کے کام کرنے والوں پر تحقیقی مقالے لکھوائے جا رہے ہیں۔ شعبۂ اردو کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ برطانیہ سے تعلق رکھنے والی دو شخصیات ڈاکٹر مقصود الٰہی شیخ اور محترمہ صفیہ صدیقی کے حوالے سے تحقیقی مقالات تحریر کیے گئے ہیں، انھوں نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کی اردو سے بے لوث محبت کے باعث شعبۂ اردو میں متعدد علمی منصوبے زیرِ تکمیل ہیں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ کی طالبات کے ہمراہ

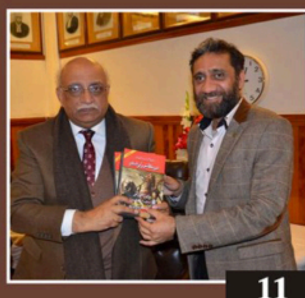

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر ایمریطس سی-ایم-نعیم کے ساتھ خصوصی نشست

انجمن شعبۂ اردو، اورینٹل کالج نے شکاگو یونیورسٹی کے ''شعبۂ جنوبی ایشیائی زبانیں اور تہذیبیں'' کے پروفیسر ایمریطس اور اردو کے ممتاز محقق اور دانش ور سی-ایم-نعیم کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا۔ صدارت شعبۂ اردو کے چیئر مین پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر زاہد منیر عامر تھے۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے سی-ایم-نعیم کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے مشہور رسالے اینول آف اردو سٹڈیز کا اجرا کیا۔ انھوں نے انگریزی میں اٹھارویں اور انیسویں صدی کے اردو ادب پر کئی مقالات لکھے۔ ذکرِ میر کا انگریزی ترجمہ کیا، سی-ایم-نعیم نے طلبا سے پرانے اردو کے رسائل اور ابتدا تا ۱۹۵۰ء کے اردو کے جاسوسی ادب پر گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ اردو کے پرانے رسائل جیسے تہذیب نسواں شریف بی بی، عصمت، پنجہ فولاد وغیرہ کے شمارے اگر تلاش کر کے محفوظ نہ کیا گیا تو ہم اپنی تہذیبی اور ادبی تاریخ کے اہم گوشے کو گم کر دینے کے مرتکب ہوں گے۔ جاسوسی ادب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو میں زیادہ تر انگریزی سے جاسوسی ناول ترجمہ کے گئے ہیں، لیکن کچھ طبع زاد ہیں۔ انھوں نے ندیم صہبائی، فدا علی خنجر، عمر ظفر، قیسی رام پوری، تیرتھ رام فیروز پوری کی جاسوسی ادب کی خدمات کا خصوصی تذکرہ کیا۔ سی-ایم-نعیم نے یہ بھی کہا کہ ہمارے ادب عالیہ میں برصغیر کی حقیقی زندگی کا عکس نہیں ملتا، مگر جاسوسی ادب میں ملتا ہے۔

ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے کہا کہ سی-ایم-نعیم نے قدیم ادبی رسائل کی طرف ہماری توجہ مبذول کرا کے ہمیں اس زاویے سے تحقیق کرنے کی راہ سمجھا دی ہے، ڈاکٹر محمد کامران نے کہا کہ شعبۂ اردو، دنیا کی ممتاز ادبی شخصیات کے ساتھ خصوصی نشستوں کا انعقاد باقاعدگی سے کراتا ہے۔ انھوں نے سی-ایم-نعیم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں شعبۂ اردو کے ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی، ڈاکٹر عارفہ شہزاد اور طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد تھی۔

ترقی پسند افسانے کے حوالے سے سیمینار میں ڈاکٹر محمد کامران کی شرکت

گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، کوپر روڈ لاہور اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے اشتراک سے ترقی پسند افسانے کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد ہوا، سیمینار کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، چیئرمین شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں اردو افسانے کے آغاز وارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ترقی پسند افسانے کو اردو افسانے کی تاریخ میں ایک حیات افروز نشانِ راہ کی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ''انگارے'' کے عنوان سے شایع ہونے والے مجموعے میں جدید مغربی تکنیکوں کے ساتھ ساتھ سماجی شعور بھی نمایاں تھا۔ اس مجموعے پر عاید ہونے والی پابندی نے ترقی پسند تحریک کے آغاز کا جواز فراہم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے پاکستانی افسانے کے ارتقائی سفر پر بھی روشنی ڈالی۔

گورنمنٹ اسلامیہ کالج کوپر روڈ میں سیمینار کمیٹی کی کنوینز ڈاکٹر ثمینہ ندیم، کوآرڈی نیٹر بی۔ایس پروگرام ڈاکٹر نگہت ناہید اور صدر شعبۂ اردو محترمہ حمیدہ الطاف کے علاوہ طالبات کی ایک بڑی تعداد نے تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین کوپر روڈ کی پرنسپل محترمہ فرزانہ شاہین نے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کا شکریہ ادا کیا اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر تدریس وتحقیق کو جدید خطوط پر استوار کرنے پر زور دیا۔

اراکین پنجاب رائٹرز ویلفیئر فنڈ لاہور

اراکین بورڈ آف گورنرز مجلسِ ترقی ادب لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران

آزاد کشمیر میں اردو کا مستقبل روشن ہے

حلقۂ سخنوراں، میرپور آزاد کشمیر کے زیرِ اہتمام معروف شاعرہ صائمہ کامران کے شعری مجموعے ''پانچواں موسم'' اور برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے معروف ادیب اور سفرنامہ نگار محمد یعقوب نظامی کی کتب ''پیغمبروں کی سرزمین'' اور ''مقدس سرزمین'' کے حوالے سے تقریب پذیرائی منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر شمیم بھٹی نے کی اور مہمانِ خصوصی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، چیئرمین شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی تھے، معروف محقق اور ماہر لسانیات پروفیسر غازی علم الدین نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ صائمہ کامران کا شعری مستقبل روشن اور تابناک ہے کیوں کہ اس میں نسائی جذبوں اور عصری شعور کا خوب صورت امتزاج پایا جاتا ہے۔ محمد یعقوب نظامی نے اس موقع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ میرپور آزاد کشمیر ایک مردم خیز علاقہ ہے اور یہاں کے لوگ اردو زبان و ادب سے محبت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ان کے سفرنامے اور دوسری کتب تاریخ اور معاصر علمی و ادبی صورتِ حال کی آئینہ داری کرتے ہیں، اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، صدرِ شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ آزاد کشمیر میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے تحقیق و تنقید اور تخلیق کے حوالے سے جو پیش رفت ہو رہی ہے اس کے پیشِ نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آزاد کشمیر میں اردو کا مستقبل روشن ہے۔ انھوں نے کہا کہ اردو زبان ہی ہمارے خطے میں ابلاغ کی سب سے مؤثر اور اہم زبان ہے اور قومی یک جہتی کا یہ تقاضا ہے کہ اردو کا فوری طور پر نفاذ کیا جائے اور اردو کے فروغ کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں، تقریب کے اختتام پر مقامی شعراء کے علاوہ صائمہ کامران اور پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اپنا کلام پیش کیا۔

گزشتہ ایک برس میں پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر کی چار کتابیں شائع ہوئیں:

۱۔ کلیاتِ میر سوز مجلس ترقی ادب ۲۔کلب روڈ لاہور،ضخامت:صفحات ۴۸۹۔

۲۔ ارمغانِ خورشید پنجاب یونیورسٹی لاہور ضخامت ۵۷۰ صفحات۔

۳۔ Religious Tolerance in Iqbal's Philosophy جمہوری پبلی کیشن لاہور ضخامت ۱۹۰ صفحات۔

۴۔ اقبال کا جہانِ نو تناظر مطبوعات لاہور ضخامت ۱۵۲ صفحات

مذکورہ دورانیہ میں منعقدہ مختلف کانفرنسوں میں شرکت اور خطابات کی تفصیل:

۱۔ ۳/نومبر ۲۰۱۵ء کو ادارہ علوم ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی کے زیراہتمام آواری ہوٹل میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس Freedom of Expression, Glocal Politics of Emotions میں تحقیقی مقالہ Humanity Beyond Religion پیش کیا۔

۲۔ ۹/نومبر ۲۰۱۵ء کو ایوانِ صدر اسلام آباد میں صدرِ پاکستان کی زیرِصدارت ہونے والی کانفرنس میں Iqbal and contemporary age کے زیرِعنوان تقریر کی۔

۳۔ ۱۲/فروری ۲۰۱۶ء کو ایوانِ صدر اسلام آباد میں صدرِ پاکستان کی زیرِصدارت ہونے والی تقریب بیادِ سردار عبدالرب نشتر سے خطاب کیا۔

۴۔ ۱۹/اپریل ۲۰۱۶ء کو اقبال اکیڈمی پاکستان میں اقبال پیامبر امید کے عنوان سے توسیعی خطبہ دیا۔

۵۔ ۲۴/اپریل ۲۰۱۶ء کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد کے قومی کتاب میلے کی شعری نشست میں شاعری پیش کی اور بک ایمبیسڈرز کانفرنس میں نیشنل بک ایمبیسڈر کی حیثیت سے شرکت کی۔

۶۔ ۲۶۔۲۷/اپریل ۲۰۱۶ء کو اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد کے زیراہتمام اسلامی معیشت کی بنیادیں اور دورِ جدید کی مشکلات کانفرنس میں شرکت اور کلیدی خطاب کیا۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ کی کانفرنسوں و سیمینار میں شرکت

شعبہء اردو کے استاد ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ اس سال فروری اور اپریل میں ہونے والے بالترتیب کراچی لٹریچر فیسٹول (منعقدہ ۶ تا ۸ فروری) اور اسلام آباد لٹریچر فیسٹول (۱۶ تا ۱۸ /اپریل) میں شریک ہوئے۔ دونوں میلوں میں ڈاکٹر ناصر عباس نیر کی کتاب اردو ادب کی تشکیلِ جدید کی رونمائی کی تقاریب ہوئیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے ان میلوں کے مذاکروں میں بھی شرکت کی، اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک مذاکرہ سرکاری اردو اور عوامی اردو کے حوالے سے تھا، جب کہ ایک مذاکرے کا موضوع اردو نصابات تھا۔ لاہور لٹریچر فیسٹول جو ۲۰ تا ۲۱/فروری ۲۰۱۶ء کو آواری ہوٹل، لاہور میں ہوا، اس میں ناصر عباس نیر نے انتظار حسین کے فکشن پر گفتگو کی۔

شعبہء اردو کے استاد ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ نے اگست ۲۰۱۵ء تا اپریل ۲۰۱۶ء چار قومی سطح کی کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔ ۲۸ تا ۲۹/اگست کو پاک چین ادب میں موضوعاتی اشتراک کے عنوان سے عالمی کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان نے آواری ہوٹل، لاہور میں کیا تھا۔ انھوں نے ''پاکستانی نثر میں زبان، فطرت اور مناظر'' کے عنوان سے مقالہ پڑھا۔ ۲۰/اگست ۲۰۱۵ء کو شعبہ اردو، زکریا یونیورسٹی، ملتان نے ترقی پسندی اور عصری تناظر کے عنوان سے ایک روزہ سیمینار، منعقد کیا، جس میں انھوں نے ''مابعد جدیدیت اور نو مارکسیت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ آرٹس کونسل آف پاکستان، کراچی کے زیراہتمام، سالانہ آٹھویں عالمی اردو کانفرنس، ۸ تا ۱۱ دسمبر ۲۰۱۵ء، منعقد ہوئی۔ ناصر عباس نیر نے 'معاصر اردو نظم کا نوآبادیاتی مطالعہ' کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا۔ برداشت اور رواداری کی تعلیم میں اردو زبان کا کردار کے عنوان سے، ۶/اپریل ۲۰۱۶ء، کو جی سی خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ نے ایک روزہ قومی سیمینار کا اہتمام کیا، جس میں ناصر عباس نیر نے ''رواداری اور اردو زبان'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔

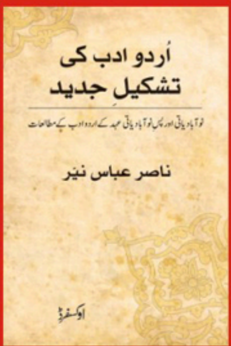

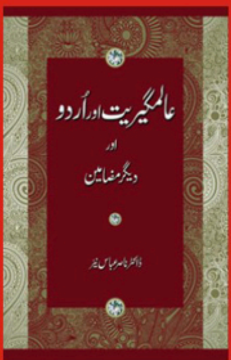

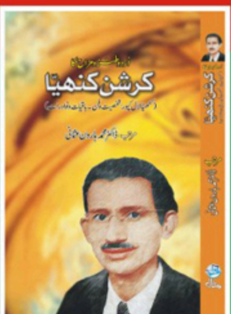

شیراز علی

اردو، برطانیہ میں بولی جانے والی چوتھی بڑی زبان ہے

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں مانچسٹر یونیورسٹی برطانیہ کے استاد جناب شیراز علی نے ''برطانیہ میں اردو کا مستقبل'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے بتایا کہ اردو برطانیہ میں بولی جانے والی چوتھی بڑی زبان ہے اور تمام تر مشکلات کے باوجود اردو ترقی کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ برطانوی جامعات میں لسانیات اور ادبیات کی تدریس میں جدید سہولتوں سے استفادہ کیا جا رہا ہے، پاکستانی جامعات اور مختلف تعلیمی ادارے اس حوالے سے کیے جانے والے تجربات سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ تقریب کے صدر اور شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی کے سابق چیئر مین، معروف ماہر اقبالیات پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ برسوں میں انھیں کئی بار برطانیہ جانے کا موقع ملا۔ برطانیہ میں قیام کے دوران میں شیراز علی صاحب سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں اور مانچسٹر یونیورسٹی میں ان کی کلاس میں لیکچر دینے کا موقع بھی ملا۔ مجھے یقین ہے کہ شیراز علی، برطانیہ میں فروغِ اردو کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ تقریب کے اختتام پر صدرِ شعبۂ اردو، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے معزز مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا، انھوں نے کہا کہ انھیں متعدد بار مختلف کانفرنسوں میں شرکت کے لیے برطانیہ جانے کا موقع ملا۔ وہاں اردو کے فروغ کے لیے مثبت کوششیں ہو رہی ہیں اور جو لوگ بھی پاکستان سے باہر اردو کی نئی بستیاں بسا رہے ہیں یا اردو کے فروغ کے لیے کوششیں کر رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔

اردو، ہماری شناخت کا معتبر حوالہ ہے

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور میں فِن لینڈ میں مقیم ادیب، صحافی اور مترجم جناب ارشد فاروق کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا، تقریب کی صدارت، چیئر مین شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر ضیاء الحسن نے کی۔ جناب ارشد فاروق نے فن لینڈ میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ وہاں کے باشندے اپنی زبان، ادب اور تہذیبی روایات سے غیر مشروط محبت کرتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے صدارتی کلمات میں تقریب کے مہمانِ خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ زندہ قومیں اپنی زبان و ادب اور تہذیب سے محبت کرتی ہیں، اردو ہماری شناخت کا معتبر حوالہ ہے اور ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیے۔

پروفیسر کیتادا

اردو، دنیا کی سب سے شیریں زبان ہے

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں اوساکا یونیورسٹی جاپان کے استاد ڈاکٹر ماکوتو کیتادا کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت چیئرمین شعبۂ اردو، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ تقریب کی نظامت، انجمن اردو، شعبۂ اردو کے نگران ڈاکٹر ضیاء الحسن نے کی۔ تقریب کے مہمانِ اعزاز، اوساکا یونیورسٹی جاپان کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر تھے۔ انھوں نے ڈاکٹر کیتادا کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ ماہر لسانیات ہیں اور سنسکرت، ہندی، عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کے علاوہ پاکستان کی علاقائی زبانوں سے بھی شناسائی رکھتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگوں کا ممنون ہونا چاہیے کہ اپنے ممالک میں اردو سے محبت کا چراغ روشن کیے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر کیتادا نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے اردو کو دنیا کی سب سے شیریں زبان قرار دیا۔

مہ جبین غزل انصاری کے اعزاز میں تقریب

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج میں برطانیہ میں مقیم معروف شاعرہ مہ جبین غزل انصاری کے اعزاز میں خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ اعزاز معروف افسانہ نگار فرحت پروین تھیں۔ مہمانِ خصوصی مہ جبین غزل انصاری نے برطانیہ میں فروغِ اردو کے لیے کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں اردو زبان و ادب کی ترقی کے اثرات اور ثمرات دنیا بھر میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو کے نفاذ اور فروغ کے لیے تمام وسایل بروئے کار لائے جائیں۔ مہمانِ اعزاز محترمہ فرحت پروین نے اردو کے فروغ کے لیے شعبۂ اردو، اورینٹل کالج کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ دنیا بھر میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

سلمان صدیق

اردو کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے

انجمنِ اردو، شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے زیرِ اہتمام کیلی فورنیا یونیورسٹی، امریکا کے استاد اور معروف شاعر سلمان صدیق نے ''اردو اور معاصر دنیا'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان میں اردو کے نصابات کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور تدریس میں نئے امکانات کی تلاش، اردو کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ایم-اے اردو سالِ دوّم کے طالب علم مشتاق احمد نے کی۔ شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے سلمان صدیق کو جدید اردو نظم کی اہم آواز قرار دیا۔

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے سلمان صدیق کو عصرِ حاضر کی اہم تخلیقی شخصیت قرار دیا جنھوں نے اردو نظم اور ناول نگاری کی صنف میں نئے تجربات کیے اور معاصر اردو نظم کو نئے امکانات عطا کیے۔ انھوں نے کہا کہ سلمان صدیق، شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں اور یہ ہمارے ادارے کے لیے افتخار کا باعث ہے کہ وہ کیلی فورنیا یونیورسٹی میں اردو پڑھا رہے ہیں اور امریکا میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

سعود عثمانی کے شعری مجموعے ''جل پری'' کی تقریبِ پذیرائی

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کی ادبی تنظیم، انجمنِ اردو کے زیر اہتمام عصرِ حاضر کے مقبول شاعر جناب سعود عثمانی کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ان کے تازہ شعری مجموعے ''جل پری'' پر اظہارِ خیال کیا گیا۔ تقریب کی صدارت صدرِ شعبۂ فارسی پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر شعیب احمد اور ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے سعود عثمانی کے شعری مجموعے ''جل پری'' کو معاصر شعری منظر نامے میں ایک خوب صورت اضافہ قرار دیا۔ صدرِ مجلس ڈاکٹر معین نظامی نے سعود عثمانی کو اردو شاعری کی ایک منفرد آواز قرار دیا۔

ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کے اعزاز میں تقریب

شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی کی ادبی تنظیم انجمن اردو کے زیر اہتمام شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی اپنے فرائض منصبی سے سبک دوشی کے موقع پر ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت پروفیسر ایمریطس اردو، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ضیاء الحسن نے ادا کیے۔ شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر شعیب احمد نے ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی شاندار علمی و ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ صدر شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی نے اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کو ایک ایسا انسان دوست استاد قرار دیا جنھوں نے اپنے طلبہ کے باطن میں شعور و آگہی کی شمعیں روشن کیں۔ تقریب کے صدر پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی شخصیت میں سادگی و دل آویزی کا خوب صورت امتزاج ہے، انھوں نے جس عمدگی اور وقار کے ساتھ اپنا تدریسی سفر جاری رکھا وہ لائق تحسین ہے۔

ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ ان دنوں وہ اوسا کا یونیورسٹی جاپان میں تدریسی فرائض ادا کر رہے ہیں اور شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے ان کا قلبی رشتہ ہے اس عظیم ادارے سے طالب علم اور استاد کے طور پر وابستگی ان کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے۔ تقریب کے اختتام پر صدر شعبہ پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی تدریسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے طلبہ و طالبات اور رفقائے کار کے دلوں میں آباد ہیں۔ انھوں نے اپنے طالب علموں کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کی اور انھیں اپنی تہذیبی روایات کا شعور بھی عطا کیا۔ تقریب میں پرنسپل اورینٹل کالج، ڈین کلیہ علوم شرقیہ پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر ہارون عثمانی، محترمہ عارفہ شہزاد، معروف شاعر قائم نقوی کے علاوہ ایم۔اے، ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی کے طلبہ و طالبات اور شعبہ اردو کے سابق طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی میں شعری نشست

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کی ادبی تنظیم ''انجمنِ اردو'' کے زیرِ اہتمام شعری نشست منعقد کی گئی جس کی صدارت، اوسا کا یونیورسٹی جاپان میں اردو کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر نے کی، جب کہ مہمانِ خصوصی عصرِ حاضر کے معروف شاعر سعود عثمانی تھے۔ اس شعری نشست میں ڈاکٹر ضیاء الحسن، واجد امیر، سعود عثمانی اور ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر نے اپنا کلام پیش کیا جسے شعبۂ اردو کے طلبہ و طالبات نے ذوق وشوق سے سنا۔ انجمنِ اردو کے نگران ڈاکٹر ضیاء الحسن نے مہمان شعرا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ ایسی شعری نشستیں طلبہ و طالبات کے ادبی ذوق کی آبیاری کرتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کے ساتھ ایک نشست

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کی ادبی تنظیم ''انجمنِ اردو'' کے زیرِ اہتمام پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، پرنسپل اورینٹل کالج و ڈین کلیۂ علوم شرقیہ کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت، شعبۂ اردو کے صدر، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کی۔ جب کہ مہمانِ اعزاز، شعبۂ فارسی پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر تھے۔ نظامت کے فرائض ایم-اے اردو کے طالب علم مشتاق احمد نے ادا کیے۔ انجمنِ اردو کے نگران ڈاکٹر ضیاء الحسن نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے انجمنِ اردو کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری نے اپنے زمانۂ طالب علمی، تدریسی و انتظامی مصروفیات اور علمی مشاغل کا ذکر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اورینٹل کالج کی تعمیر و ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کو پرنسپل اورینٹل کالج اور ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ کے طور پر تقرر پر مبارکباد دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ اورینٹل کالج کی شاندار علمی روایات کے تسلسل میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ صدرِ شعبۂ اردو، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے اس موقع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کی شخصیت کے متنوع پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ وہ ایک اچھے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک محقق، نقاد اور شاعر بھی ہیں۔ قدرت نے انھیں خوب صورت آواز ودیعت کی ہے اور وہ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی بھی ہیں۔ تقریب کے اختتام پر پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری نے حاضرین کو اپنا منتخب کلام سنایا۔ اس تقریب میں ایم-اے اردو کے طلبہ و طالبات کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی اور محترمہ عارفہ شہزاد نے بھی شرکت کی۔

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی میں انتظار حسین کا تعزیتی ریفرنس

شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے طلبا کی ادبی تنظیم انجمنِ اردو کا ہفتہ وار اجلاس عظیم افسانہ نگار انتظار حسین کے تعزیتی ریفرنس کی صورت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت فکشن کے سنجیدہ قارئین کے پسندیدہ افسانہ نگار ذکاء الرحمٰن نے کی۔ اس اجلاس میں ان ادیبوں کو اظہارِ خیال کے لیے مدعو کیا گیا تھا جو گذشتہ پندرہ بیس سالوں میں انتظار حسین صاحب کے سب سے زیادہ قریب رہے تھے۔ اس اجلاس میں ادیبوں کے علاوہ ان کے اہل خانہ نے بھی شرکت کی جن میں ان کے بھانجے شباہت حسین، بھانجی اور ان کے شوہر ارشاد حسین شامل ہیں۔ ڈاکٹر رفاقت علی شاہد نے بتایا کہ ان کا انتظار صاحب سے تعلق کتاب کی وجہ سے قائم ہوا۔ محمود الحسن بھی ان لوگوں میں شامل تھے جن کی ان سے روزانہ ملاقات رہتی تھی۔ انھوں نے مشہور شاعر اور انتظار حسین کے قریبی دوست احمد مشتاق کی وہ غزل پڑھ کر سنائی جو انھوں نے انتظار صاحب کے نام معنون کی تھی۔ انھوں نے سہیل احمد خان کی نظم اور احمد راہی کی سویرا میں شایع ہونے والی تحریر بھی سامعین کو پڑھ کر سنائی۔ ڈاکٹر امجد طفیل نے کہا کہ انتظار حسین نے اردو افسانے کو علامتی بیانیے سے آشنا کر کے افسانہ نگاری کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ بلاشبہ اردو کے تین بڑے افسانہ نگار منٹو، بیدی اور انتظار حسین ہیں۔ ڈاکٹر سعادت سعید نے انتظار حسین کے افسانے ''کایا کلپ'' کی ترقی پسند تعبیر کی۔ انھوں نے کہا کہ افسانے کا دیو مغربی استعمار کی علامت ہے۔ شہزادی اس پر تعیش زندگی کی علامت ہے جو مغرب کی دریوزہ گری سے ہمیں حاصل ہے اور ہم سب مکھی بن جانے والے شہزادے ہیں۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے کہا کہ ناسٹلجیا برصغیر کے مسلمانوں کی اجتماعی یادداشت کی خصوصیت ہے جسے انتظار حسین نے اپنے تخلیقی اسلوب میں ڈھال کر یہاں کے مسلمانوں کے اجتماعی لاشعور کو افسانے میں زندہ کر دیا ہے۔ مجلس کے صدر ذکاء الرحمٰن نے کہا کہ انتظار حسین ہمارے سینئر افسانہ نگار ہیں۔ ان کے فکشن کے اثرات ان کے پورے دور پر پڑے۔ انھوں نے جدیدیت کے زیر اثر جس نئے افسانے کا آغاز کیا اس نے اردو افسانہ نگاری کے اعلیٰ معیارات کا تعین کیا۔

انتظار حسین ہمارے عہد کی آواز تھے

پریس کلب آف مانچسٹر، برطانیہ کے زیرِ اہتمام اردو کے معروف ادیب انتظار حسین کی یاد میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی جناب باصر کاظمی، مہمانِ اعزاز ڈاکٹر ظہور احمد، قونصل جنرل آف پاکستان، مانچسٹر، برطانیہ تھے۔ اس موقع پر پریس کلب کے جنرل سیکرٹری محبوب الٰہی بٹ، بانی رکن محمد اعجاز افضل اور رکن یوروپین پارلیمنٹ محمد افضل نے خطاب کیا۔ مانچسٹر یونیورسٹی کے لیکچرار، اردو جناب شیراز علی نے نظامت کے فرائض ادا کیے۔ اس موقع پر ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے صدرِ شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے کہا کہ انتظار حسین ہماری علمی و ادبی اور تہذیبی زندگی کے ترجمان اور ہمارے عہد کے نمایندہ ادیب تھے۔ انھوں نے کہا کہ انتظار حسین نے اردو کے افسانوی ادب کو علامت اور اساطیر کے حوالے سے جو امکانات عطا کیے ان کی روشنی تادیر اردو ادب کے ایوان میں جگمگاتی رہے گی۔

استنبول یونیورسٹی ترکی کے اساتذہ کا دورہ

استنبول یونیورسٹی ترکی کے شعبہ اردو کی استاد ڈاکٹر آرزو(ArzuCiftsuren)اور شعبہ فارسی زبان وادب کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر علی (Ali Guzelyuz)اور جلال الدین رومی چیر پنجاب یونیورسٹی کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر درمش بلگر نے شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی کا دورہ کیا۔صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے مہمانوں کو شعبہ اردو کی علمی وادبی خدمات کا تعارف کراتے ہوئے شعبہ اردو سے شایع ہونے والی کتابیں پیش کیں۔انھوں نے گزشتہ اکتوبر میں استنبول یونیورسٹی، ترکی میں اردو کی تدریس کے سو برس مکمل ہونے کے حوالے سے منعقد ہونے والے عظیم الشان سمپوزیم کی کامیابی پر مبارک باد پیش کی ۔ڈاکٹر آرزو اور ڈاکٹر علی نے پنجاب یونیورسٹی میں اردو زبان وادب کے فروغ کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کو سراہتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ مستقبل میں استنبول یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی میں علمی تعاون اور اشتراک میں اضافہ ہوگا۔

فیض احمد فیض کی شاعری روشنی کا سفر ہے۔

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے زیر اہتمام کینیڈا سے تشریف لائے ہوئے شاعر، نقاد اور محقق اشفاق حسین نے فیض احمد فیض کی شخصیت اور شاعری کے حوالے سے خصوصی لیکچر دیا۔استقبالیہ کلمات، چیئر مین شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے پیش کیے، انھوں نے فیض شناسی کے حوالے سے اشفاق حسین کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔تقریب کی صدارت پروفیسر ایمریطس اردو، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے کی۔انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ فیض احمد فیض بیسویں صدی کے عظیم شاعر تھے اور ان کی شخصیت میں سادگی، بردباری اور انکسار جیسی خصوصیات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں ۔انہوں نے کہا کہ فیض شناسی میں جناب اشفاق حسین کی خدمات مسلمہ ہیں۔اس موقع پر تقریب کے مہمان خصوصی جناب اشفاق حسین نے بتایا کہ فیض نے رومان اور انقلاب کے امتزاج سے اردو شاعری کو نئی وسعتیں عطا کیں اور فیض احمد فیض کی شاعری روشنی کا سفر ہے۔تقریب کے اختتام پر انہوں نے اپنا کلام سنایا۔

ایم اے اردو سالِ دوم کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ایم اے اردو سالِ دوم کے اعزاز میں الوداعی تقریب

مجلس ادارت مجلّہ سخن

نگران وارکین انجمنِ اردو